مطبوعات

ہمارے عائلی مسائل | مصنف: مولانا محمد تقی عثمانی استاذ دارالعلوم کراچی۔ ناشر: دارالاشاعت مولوی مسافر خانہ کراچی ۱ قیمت : ۲ روپیہ ۷۵ پیسے۔ صفحات ۲۵۶

آزادیٔ وطن کی تحریک میں کچھ ایسے عناصر بھی اُبھر آئے جن کا دین و مذہب سے تعلق محض رسمی تھا۔ نہ مذہبی تعلیم انہوں نے حاصل کی تھی نہ ایسی تربیت ہی انہیں میسر آئی تھی جو کم از کم ان کے اندر دین کے ساتھ جذباتی شیفتگی ہی پیدا کرتی۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کا سوادِ اعظم دین کے ساتھ گہری جذباتی وابستگی رکھتا تھا اس وجہ سے ان کے لیے اس وقت اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہ تھا کہ وہ دین کے نام پر اپیل کرتے۔ پھر جب آزادی [illegible] دین کے نام پر مسلمانوں کی ایک [illegible] مملکت معرض وجود میں آئی تو بدقسمتی سے [illegible] سربراہ کار بنے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک چھوٹا [illegible] وسائل و ذرائع کی طاقت کے بل پر پورے ملک کو اس رنگ میں رنگنے پر تُل گیا جس میں وہ خود رنگے ہوئے تھے۔ اس مقصد کی خاطر ایک طرف تو ایسے ادارے قائم کیے گئے جن کا کام ہر منکر کو معروف بنانا تھا۔ اور دوسری طرف ہر ممکن طریقے سے یہ کوشش کی گئی کہ مسلمانوں کو ان کے دین کے اجتماعی پہلو سے دُور ہٹایا جاتے۔ کیونکہ ان کی نظر میں ایک شخص کا اپنے کمرے میں نماز پڑھ لینا یا تسبیح پھیر لینا چنداں خطرناک نہ تھا۔ البتہ کمرے سے باہر کی زندگی میں دین کے تقاضوں کو پُورا کرنے سے زیادہ خطرناک بھی ان کے نزدیک کوئی دوسری چیز نہ تھی۔

[illegible] نام مبارک کے سلسلے میں مسلمانوں کے پرسنل لا کو تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی اور ایک کمیشن بنایا گیا۔ اس کمیشن میں صرف ایک عالم دین تھے اور باقی سب وہی لوگ تھے

جن کا تذکرہ ہم اوپر کر چکے ہیں۔ اس کمیشن نے جو سفارشات کیں اور اپنے غلط نظریات کو حق بجانب ثابت کرنے کے لیے جس طرح قرآن و سنت کے ساتھ تلعّب کیا اس پر تمام ملک چیخ اٹھا علماء نے متفقہ طور پر ان سفارشات کی شدید مخالفت کی۔ جب ان لوگوں نے دیکھا کہ ہماری سر توڑ کوششوں کے باوجود ملک کی بھاری اکثریت میں ابھی اتنی جان باقی ہے کہ وہ دین کا مُثلہ کرنے کی کسی کوشش کو برداشت نہیں کرتی تو ان سفارشات کو لپیٹ کر رکھ دیا کہ پھر کسی "موسمِ بہار" میں یہ پودا لگائیں گے۔ ان لوگوں کی خوش قسمتی سے یہ "موسمِ بہار" جلد ہی آگیا اور ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ چنانچہ بڑی دھوم دھام سے یہ پودا لگایا گیا ——— اور فوج، پولیس اور سی آئی ڈی کے پہرے اس پودے پر لگا دیئے گئے کہ اگر کوئی مذہبی دیوانہ اس پودے کی طرف آنکھ بھر کے دیکھے تو اس کی آنکھ نکال لو اور انگلی سے اشارہ کرے تو اس کی انگلی قلم کر دو۔

لیکن آفرین ہے ان علمائے حق پر جنہوں نے دین کی بے حرمتی پر خاموش بیٹھنا گوارا نہ کیا۔ جس سے جو کچھ ہو سکا اس نے کیا اور خدا اور رسول سے وفا کے عہد کو نبھایا۔ اس سلسلے کی ایک کڑی یہ کتاب بھی ہے جسے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے صاحبزادے مولوی محمد تقی صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے تفصیل کے ساتھ پوتے کی میراث، تعددِ ازواج، احکامِ طلاق اور عمرِ نکاح کے مسائل پر کتاب و سنت کی روشنی میں تفصیلی بحث کی ہے۔ کتاب کا مقدمہ مفتی صاحب دامت برکاتہم نے تحریر فرمایا ہے۔

نظامِ صلاح و اصلاح | مصنف: مولانا عبدالباری ندوی سابق پروفیسر فلسفہ جامعہ عثمانیہ

ناشر: ادارہ مجلسِ علمی کراچی۔ قیمت مجلد ساڑھے تین روپیہ۔ صفحات ۲۸۷۔

مولانا عبدالباری ندوی برصغیر پاک و ہند کے ایک جانے پہچانے بزرگ ہیں۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے ارادت کی وجہ سے اصلاح و تبلیغ کا ایک جذبہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب میں انہوں نے سورہ والعصر کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کی (باقی صفحہ ۳۶۲ پر)